رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ایڈیٹر مسٹر قاسم علی احمدی

فاروق

قادیان

نالہ بجھائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸

شرح چندہ

سرپرستان ـ معاونین ـ عام ـ طلباء ـ ششماہی

عللہ/ ـ ھہ/ ـ للعہ/ ـ سے/ ـ عا/

انڈیا سے باہر چھ روپے آٹھ آنے (۸/ ۶)

جلد ۲۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ شوال ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۷

پہلے اِس کو پڑھ لیجئے !!

یہ پرچہ جس میں ایک ضروری اپیل فاروق کے لئے آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ آپ کی خدمت میں اس امید پر بھیج رہا ہوں۔ کہ آپ سلسلہ کے مخلص اور اس کی ترقی کے دل سے خواہش مند ہیں۔ اور اخبار فاروق سلسلہ کا خالص تبلیغی پرچہ ہے۔ جس کی اشاعت جو اس وقت صرف تین سو ہے بڑھانی اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے۔ پس آپ اور آپ کا قومی فرض ہے یہ پرچہ اوّل سے آخر تک کچھ وقت نکال کر ضرور ملاحظہ فرمالیں پھر اگر آپ پہلے سے خریدار ہیں تو فاروق کی پیش کردہ تجاویز میں سے جس پر خدا آپ کو توفیق دے اس پر عمل فرما دیں۔ اور اگر خریدار نہیں۔ تو محض امداد کے طور پر بہ نیّت ثواب کم از کم ایک سال کے لئے ضرور فاروق کی خریداری منظور کریں۔ اور جواب باصواب سے مجھے شکریہ کا موقعہ بخشیں اس خیال سے کہ شاید بعض دوستوں کو جواب دینے میں بوجہ کارڈ نہ ملنے کے کوئی دقت ہو انکی خدمت میں ایک کارڈ جواب کیلئے اسی پرچہ میں ارسال کر رہا ہوں۔ میں انشاءاللہ فروری ۱۹۳۶ء کے پہلے ہفتہ میں ایسے تمام احباب کا جنہوں نے فاروق کی اپیل پر توجہ فرما کر اسکی اپیل کو منظور کیا بذریعہ اخبار اسم وار شکریہ ادا کر کے اپیل کا نتیجہ قوم کے سامنے پیش کر دوں گا (ایڈیٹر)

یہ پرچہ اوّل سے آخر تک آپ ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمالیں بند کر کے نہ رکھ چھوڑیں" (ایڈیٹر)

سِلسِلہ کی خبریں

(۱) سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت ایام زیر اشاعت میں خدا کے فضل سے قابل حمد ہے۔

(۲) ۱۸ر جنوری بروز ہفتہ عزیزہ امۃ الرحیم صاحبہ بنت ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب خلف اکبر خان صاحب مولوی فرزند علی کی تقریب رخصتانہ پیش آئی۔ جس میں بہت سے احباب قادیان کو شمولیت کے لئے مدعو کیا گیا۔ اور حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی تشریف لائے۔ سب کی تواضع شیرینی اور چاء سے کی گئی۔ اور حضور نے لمبی دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو مکرمی مولوی مطیع الرحمٰن صاحب مبلغ امریکہ کیلئے جن سے عقد ہوا ہے۔ اور خان صاحب کے جملہ خاندان کے لئے بابرکت اور مبارک کرے۔ آمین ؛ پیر کو مولوی مطیع الرحمٰن صاحب نے دعوت ولیمہ دی جسمیں حضور ایدہ اللہ بھی رونق افروز ہوئے اور دعا فرمائی ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۰ قادیان دار الامان مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۶ء نمبر ۳

اخبار فاروق کی توسیع اشاعت
کیلئے
نہایت آسان اور قابل قبول تحریک

دیکھیں تو کس طرح نہیں ہوتا تمہیں اثر
لو آج نامہ لکھتے ہیں خونِ جگر سے ہم

الحمد للہ کہ فاروق کا بیسواں سال گذر رہا ہے جو انشاء اللہ جلد ختم ہو کر اکیسواں شروع ہوگا۔ گویا فاروق اب بلوغت کو پہنچ گیا ہے۔ اور عالم شباب میں قدم رکھنے والا ہے۔ اس عرصہ میں جن جن مشکلات اور مصائب میں سے فاروق کو گذرنا پڑا ہے۔ وہ اس کے فائلوں میں وقتاً فوقتاً باختصار درج ہوتے رہے ہیں۔ مگر باوجود ناقابل برداشت مالی مشکلات کے فاروق کو خدا نے اب تک زندہ رکھا۔ اور مجھے قوی امید اور پورا یقین ہے۔ کہ آئندہ بھی وہ زندہ رہے گا۔ انشاء اللہ۔

مَیں نے کئی بار احباب کو اس طرف توجہ دلائی۔ کہ فی زمانہ کسی زندہ قوم اور تبلیغی جماعت کے لئے اشد ضروری ہے۔ کہ اس کا پریس نہایت مضبوط ہو۔ تاکہ وہ اپنی تبلیغ اور آواز کو چار دانگ عالم میں اس کے ذریعہ پہونچا سکے۔ خصوصاً احمدیہ جماعت جس کے بانی (فداہ روحی وابی امی) علیہ السلام نے ایک جگہ بیٹھ کر حق کا پیغام صداقت اسلام اور اپنے دعاوی کے دلائل پریس کے ذریعہ ہی عرب و عجم یورپ امریکہ۔ چین و جاپان ایران و افغانستان میں پہنچا کر اپنے فدائیوں کی ایک کثیر تعداد جو ایک سے لاکھوں تک پہنچی۔ اپنے گرد جمع کر لی۔

کون نہیں جانتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی لوگوں کے گھروں اور بڑی بڑی شہروں اور ملکوں میں جا کر اپنی صداقت نہیں منوائی۔ بلکہ صرف اور صرف کتابوں رسالوں اشتہاروں اخباروں کے ذریعہ ہی خدا کا پیغام دنیا کو پہنچایا۔ اور یہ خاص خدا کا فضل تھا کہ جس نے اپنے مسیح کیلئے پہلے سے ہی ایسے سامان تیار کر دیئے تھے جن کے ذریعہ وہ اپنی رسالت کی تبلیغ نہایت آسانی سے گھر بیٹھ کر ہی کر سکے۔ اور وہ سامان سواء پریس کی طاقت کے اور کیا تھے۔ حضور علیہ السلام رات کو ایک اشتہار ایک مضمون لکھتے تھے اور راتوں رات ہی مطبع میں چھپکر اگلے دن تمام بیرونجات میں ڈاک پہونچا دیتی تھی ؛

غرض یہ ڈاک۔ یہ تار۔ یہ ریل۔ یہ پریس۔ یہ کاغذ سب اس کے غلام تھے۔ جو بلا انکار اس کے خدمتگذار اور مددگار تھے۔ پس اس امر کے لئے کہ یہ پریس کی طاقت جو آج کام کر سکتی ہے۔ وہ کسی گذشتہ زمانہ میں نہیں ہو سکا۔ کسی لمبی تمہید اور فلسفیانہ دلائل کی ضرورت نہیں یہ نہایت واضح اور مشاہدہ میں آئی ہوئی اور سب کی آزمائی ہوئی بات ہے۔ کہ جس قوم کا پریس مضبوط ہے وہی قوم آج زندہ رہ سکتی اور دنیا میں انقلاب پیدا کر سکتی اور اپنے خیالات ہر جگہ ہر قوم ہر ملک ہر جزیرہ میں پہنچا سکتی ہے۔ اس کا انکار کوئی عقل سلیم نہیں کرتی۔

مَیں سمجھتا ہوں۔ کہ احمدی قوم کو دیگر قوموں کی طرح کسی لمبی چوڑی تمہیدوں کے سنانے کی ضرورت نہیں۔ نہ احمدیوں کے جذبات کو ابھارنے کے لئے شعلہ افگن الفاظ اور جھوٹی مصنوعی بندشیں درکار ہیں۔ ہر ایک احمدی اس امر کا زندہ گواہ ہے۔ کہ اس نے صداقت مسیح موعود تحریروں۔ اخباروں۔ اشتہاروں کتابوں کے ذریعے سے ہی معلوم کی ہے۔ بہت کم ایسے احمدی ہونگے۔ جنہوں نے مباحثات یا مناظرات یا تقریروں سے مسیح موعودؑ کی صداقت پائی ہو۔ اور کوئی اصل تحریر یا کتاب حضرت مسیح موعودؑ کی نہ دیکھی ہو۔ جبکہ یہ امر واقع ہے۔ کہ آج دنیا میں تبلیغ کا سب سے بڑا اور آسان اور کم خرچ بالانشین ذریعہ پریس ہی ہے۔ تو میں اپنے احمدی دوستوں سے یہ پوچھنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ کیا آپ کا پریس ایسا ہی قوی اور زبردست ہے جیسا کہ آج باطل پرستوں اور باطل کی اشاعت کرنیوالوں کا ہے؟

ذرا نظر اُٹھا کر دیکھو۔ کہ "دیانندی پنتھ" جس کا نام آریہ سماج ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ہے۔ کہ وہ زمینی مذہب ہے۔ جس کا آسمان سے کوئی تعلق نہیں۔ اور تمہارے دیکھتے دیکھتے ایک صدی کے اندر اندر نابود ہو جائے گا۔ کس ہمت اور دلیری کے ساتھ اپنے پریس کی طاقت کو مضبوط کر رہا ہے۔ کہ آج بیسیوں اخبار اور رسالے آریوں کے موقت الشیوع نکلتے ہیں۔ جن کی تعداد اشاعت پانچ پانچ۔ دس۔ دس۔ پندرہ۔ بیس بیس ہزار تک ہے۔

فاروق کی دو کاپیاں ضرور خرید فرماویں۔

اور پھر بھی وہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتے جاتے ہیں۔ کہ ہر سال کوئی نہ کوئی جدید اخبار یا رسالہ جاری کر لیتے ہیں۔

اُن میں کیا ہوتا ہے۔ اسلام کی مخالفت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف زہر چکانی۔ حکومت کی مخالفت مسلمانوں کی تباہی کی سکیمیں۔ ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنے کے منصوبے۔ غرض ہر طریق اور ہر راہ سے وہ اسلام کو مٹانے کے ارادہ اور منصوبے کرتے رہتے ہیں۔ اسلامی مسائل پر نہایت دلخراش اور توہین آمیز مضامین شائع کر کے دل آزاری کرتے ہیں۔ ان کے مقابلہ کے لئے کون سے اسلامی فرقے ہیں جن کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ اور قرآن ہی زندہ کتاب ہے۔ اور بانی اسلام ہی زندہ رسول ہے۔ اور خدائے اسلام ہی زندہ خدا ہے۔ باقی سب مُردہ مذہب اور مردہ کتابیں اور مُردہ رسول اور مردہ خدا ہیں۔ بجز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی کو نہ یہ دعویٰ ہے نہ یہ احساس ہے۔ کہ آج اسلام اور بانی اسلام اور خدائے اسلام پر ہونے والے حملوں کے لئے سینہ سپر ہو کر میدان میں نکلے۔ پھر بتلاؤ۔ کہ سب سے بڑھ کر احمدیہ پریس ہی مضبوط ہونا چاہیئے یا نہیں۔ جس کے ذمہ ہر ایک اندرونی اور بیرونی مخالفین کا منہ بند کرنا اور ان کے اعتراضوں کا جواب دینا ہے۔

کیا آپ سے یہ امر مخفی ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی تعداد کس قدر کثیر ہے۔ کیا عیسائی۔ آریہ سماجی۔ ہندو۔ سکھ۔ دیوسماجی برہم سماجی وغیرہ بیرونی دشمن اور غیر احمدی وہابی شیعہ۔ احرار۔ پیغامی وغیرہ اندرونی مخالفین کے جتنے مذہبی اخبار یا رسالے نکلتے ہیں۔ ان سب میں روزانہ۔ ہفتہ وار۔ ماہوار سلسلہ عالیہ احمدیہ اور بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں ایسے دل خراش اور دل آزار طریق سے مضامین لکھے جاتے ہیں۔ کہ اگر ایک ہفتہ بھی یہ سب مخالف رسالے اور اخبار آپ کی نظر سے گذریں تو نہ معلوم آپ کا کیا حال ہو۔ لیکن چونکہ وہ آپ نہیں دیکھتے۔ اس لئے آپ کو احساس نہیں۔ مگر ان کی کثیر اشاعت کی وجہ سے ہندو پنجاب کے چھوٹے بڑے لوگ سٹیشنوں اور بازاروں سے خرید کر ان کو پڑھتے ہیں۔ اور سلسلہ سے دور ہو کر بدظن ہو جاتے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ آپ کے پاس وہ طاقت ہی پریس کی نہیں۔ کہ آپ کے جوابات بھی اس کثرت سے لوگوں تک پہنچ سکیں۔ جس آسانی اور کثرت سے مخالفین کا لٹریچر سب کی نظروں سے گذر رہا ہے۔

میں آپ کو چند ایسے اخباروں کے نام بتاتا ہوں۔ جو بلاناغہ ہر پرچہ میں اسلام اور احمدیت کے خلاف زہر اُگلتے رہتے ہیں۔ پرکاش آریہ ویر۔ آریہ مسافر۔ آریہ گزٹ۔ پرتاپ۔ ملاپ۔ بندے ماترم ہندو جاگرت۔ سناتن دھرم پرچارک۔ الفقیہ۔ اہلحدیث۔ مسلمان۔ تنظیم اہلحدیث۔ حمایت اسلام مدینہ۔ الجمعیتہ۔ الامان۔ احسان۔ مجاہد۔ زمیندار۔ پیسہ اخبار۔ پیغام صلح وغیرہ اور ماہوار رسالے اس سے علیحدہ ہیں۔ یہ سینکڑوں میں سے بیس پچیس کے نام میں نے گنائے ہیں۔ جو صرف پنجاب سے نکلتے ہیں۔ اب آپ خیال کر لیں۔ کہ ان کے جوابات کے لئے آپ کو اپنے پریس کی مضبوطی کی ضرورت ہے یا نہیں؟

آپ کے مرکز سے سب سے بڑا اخبار ایک الفضل روزانہ نکلتا ہے۔ دوسرا الحکم اور تیسرا **فاروق** ہفتہ وار۔ چوتھا نور پندرہ روزہ۔ دو رسالے ریویو آف ریلیجنز ماہوار اور مصباح پندرہ روزہ۔ ان سب کا دائرہ کام بالکل علیحدہ علیحدہ ہے۔ مگر ان کی تعداد اشاعت اگر آپ کو معلوم ہو جائے۔ تو آپ ندامت سے گردن جھکا لیں اور آنکھیں نیچی کر لیں۔ میں شرم محسوس کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک کی اشاعت کی تعداد لکھ کر دشمنوں کو خوش کروں۔ مگر اس قدر عرض کر دیتا ہوں۔ کہ سوائے الفضل کے ایک بھی ایسا پرچہ یا رسالہ ان میں سے نہیں جو اپنا خرچ بھی پورا کر سکے۔ اگر شماتت اعدا کا خوف نہ ہوتا۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ سوائے الفضل اور ریویو کے خواہ ان کی اشاعت کتنی ہی ہو اور چاہے مالی زیر باری ہی ہو جائے جاری رکھے جائیں۔ اور باقی سب بند ہو جائیں۔ کیا آپ کی قومی غیرت اور تبلیغی فروت کا یہی مقتضیٰ ہے۔ کہ جو اخبار سلسلہ کی ضرورت کے لئے جاری ہو چکے ہیں۔ اور مدت سے جاری ہیں۔ ان کو بند کر دیا جائے۔ تب آپ کی تبلیغ کا دائرہ بہت وسیع ہو جائیگا۔

کیا صرف الفضل تمام اندرونی وبیرونی دشمنان سلسلہ کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ کیا اُن بدزبان بے لگام اور گندہ دہان مخالفوں کی سرکوبی اور زبان بندی اکیلے الفضل سے جبکہ اوس کے دائرہ کے اندر ہی یہ نہیں کہ وہ لاتوں کے بھوتوں سے منوا سکے ممکن ہے؟ ہرگز نہیں! تو بتاؤ کہ آپ کو ان جاری شدہ اخبارات کے زندہ رکھ کر ان کی اشاعت بڑھانے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

فاروق خالص احمدیت کا تبلیغی پرچہ ہے جس میں حتی الوسع سخت سے سخت دشمنانِ دینِ احمدیت خواہ وہ وہابی ہوں یا ثنائی۔ پیغامی ہوں یا سماجی کے منہ پر خاردار لگام چڑھائے جاتے ہیں۔ مگر فاروق کی چونکہ بساط کچھ نہیں۔ اِس لئے وہ بجائے ترقی کرنے کے ہر سال تنزل ہی کرتا جاتا ہے۔ اور قوم کو مطلق اس کا احساس نہیں۔ دشمن چاہتے ہیں۔ کہ احمدیوں کے سب اخبار بند ہو جائیں۔ صرف ایک الفضل ہی باقی رہے۔ تاکہ وہ بے خوف

ہو کر جس قدر بھی ان کی قلم میں طاقت ہے۔ احمدیت پر اعتراضات۔ اسلام پر گندہ دہانی کرتے رہیں۔ اور کوئی ان کو منہ توڑ جواب دینے والا نہ ہو۔ مگر کیا آپ بھی ان کی اسی آرزو کے پورا کرنے میں مددگار ہونا چاہتے ہیں؟

خدا نہ کرے۔ کہ آپ کو یہ احساس ہی نہ ہو۔ کہ ہمارا پریس اگر کمزور ہے۔ تو ہوا کرے۔ اخبار بند ہوتے ہوں تو ہو جائیں۔ دشمن سر چڑھتے ہوں تو چڑھ جائیں۔ میں تو یہ وہم بھی نہیں کر سکتا۔ کہ آپ ایسے لاپرواہ ہو گئے ہیں۔ صرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ ورنہ احمدی قوم بے حس قوم اور مردہ قوم نہیں۔ اس میں اپنے کاموں کے لئے غیرت ہے وہ دنیا کی تمام قوموں سے بڑھ کر اشاعت دین کرنے والی اور اپنی زندگی کا ثبوت دینے والی ہے۔ صرف بیدار کرنے اور تحریک کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس تحریک پر کان دھرنے کی اگر ذرا بھی آپ اس طرف توجہ کریں۔ تو آپ کے جاری شدہ اخبارات ایک مہینے کے اندر اندر اس قابل ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنی پاؤں پر کھڑے ہو کر زندہ رہ سکیں۔

کیا یہ امر واقع نہیں۔ کہ جس قوم کے اخبارات کی اشاعت زیادہ ہو۔ اس کا ہی پریس مضبوط کہلاتا اور اس کی آواز سے ہی حکومت اور ملک کے کان کھلتے ہیں۔ اور اس کی آواز ہی قابل سماعت ہوتی ہے ورنہ معمولی معمولی تعداد کے اخبارات کی طرف تو کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ کیونکہ انکی آواز اس قدر دھیمی اور کمزور ہوتی ہے کہ پاس بیٹھنے والے کو بھی سنائی نہیں دیتی۔ یہی حال آپ کے مرکزی اخبارات کا ہے۔ کہ تعداد کے لحاظ سے تو نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اور آواز کے لحاظ سے اس شخص کی طرح ہیں۔ جو نزع کی حالت میں ہو۔ جس کی آواز اس کے سرہانے بیٹھے ہوئے بھی نہ سن سکیں کاش کہ آپ کو اس کی حس ہو۔

میرا دل تو چاہتا ہے۔ کہ میں دردِ دل کا اظہار قوم کے سامنے کروں۔ اور آپ کی بے توجہی اور لاپرواہی اور بے خبری کا کھلے اور صاف لفظوں میں شکوہ کروں۔ مگر اعداء دین اور مخالفین سلسلہ کی شماتت مجھے روکتی ہے۔ اور میں ان کو آپ کی بے حسی کا حال سنا کر خوش کرنا نہیں چاہتا ورنہ ؎ با تو در دل ماجراہا داشتم۔ میں آپ کو جھنجلا کر اور چیخ کر اور شور مچا کر بیدار کر دیتا۔ ابھی میں قلم کو روک روک کر مختصر طور پر واقعات آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ خدا نہ کرے۔ کہ مجھے پھر اس سے زائد گلہ کرنا پڑے۔

؎ اٹھو ہمت کرو باندھو کمر ہوشیار ہو جاؤ

میں اس وقت فاروق کے لئے آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ فاروق کی خدمات سلسلہ کا ہر خریدار کو اعتراف ہے۔ اور اس کی ضرورت کو بھی سب احمدی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ فاروق کی سلسلہ کو ضرورت ہے۔ خود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ بھی گذشتہ سے گذشتہ سالانہ جلسہ پر احباب کو توجہ دلا چکے ہیں۔ اور فرما چکے ہیں۔ کہ فاروق کی سلسلہ کو ضرورت ہے۔ جو کام فاروق کر سکتا ہے۔ وہ دوسرے اخبار نہیں کر سکتے۔ اس لئے قوم کو اس کی اشاعت بڑھانے کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ ان حالات کے ماتحت آپ فرمائیں۔ کہ سلسلہ کو فاروق کی ضرورت ہے یا نہیں؟ یہ ممکن ہے کہ آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو۔ مگر آپ کی ذات سے سوال نہیں۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ سلسلہ کے لئے فاروق کوئی مفید کام کر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر اس کا جواب ہاں میں ہو تو پھر آپ خوب سمجھ لیں۔ کہ اس کی اشاعت بڑھانے کا آپ کا قومی فرض ہے۔

فاروق متواتر کئی سال سے زیر بار ہے اور ہر سال اس میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جس کی ادائیگی بالکل بحالات موجودہ ناممکن نظر آتی ہے۔ اس کی اشاعت اس وقت صرف تین سو ۳۰۰ ہے جو اس کے اخراجات کو بھی پورا نہیں کر سکتی۔ اگر کم از کم ایک ہزار اشاعت ہو جائے۔ تو گذشتہ قرضہ بھی ادا ہو سکتا ہے۔ آئندہ اخبار بھی اپنا خرچ پورا کر سکتا ہے۔ اس کے صفحات بھی بڑھائے جا سکتے ہیں مضامین بھی بہتر سے بہتر اور مفید سلسلہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ظاہری صورت بھی خوشنما بن سکتی ہے۔ اور احمدی قوم کے لئے ایک ہزار خریدار کر دینے کچھ مشکل نہیں۔ بوجہ کمی اشاعت نہ تو اس اخبار کو اشتہارات مل سکتے ہیں۔ نہ اس کی ہستی قائم رہ سکتی ہے۔ پس میں صرف ایک ہزار خریدار مانگتا ہوں۔ جو نامناسب درخواست ہی نہیں۔ اور ناممکن التعمیل ہی نہیں صرف آپ کے منہ ہلانے اور پختہ عزم کر لینے کی ضرورت ہے۔ کہ اس کی تعداد ہزار کر دیں۔ جس کے لئے میں مندرجہ ذیل چند تجاویز جو قابل عمل ہیں پیش کرتا ہوں۔

پہلی تجویز

موجودہ خریداران بغیر کسی استثناء کے حسب حیثیت و وسعت اور اپنے حلقہ اثر کے کم از کم ایک ایک جدید خریدار عطاء فرما دیں۔ اور یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ کہ آپ کے احمدی احباب میں سے ایک شخص بھی آپ کو ایسا نہ مل سکتا ہو۔ جو ایک سال کے لئے صرف چار روپیہ دیکر فاروق کی خریداری منظور کرے۔ اور اگر آپ کسی کو یہ تحریک خریداری کرنا اپنی شان کے خلاف یا کسی مصلحت سے پسند نہ کریں۔ تو اپنی جیب سے ایک یا دو خریدار کا چندہ ایک سال کے لئے عطاء فرما دیں۔ جو آپکی طرف سے کسی نادار احمدی کے نام یا کسی مستحق اور طالب حق غیر احمدی کے نام فاروق جاری کر دیا جائے گا۔

کیا آپ نے فاروق کی اپیل پڑھ لی ہے!

دوسری تجویز

ہر ایک جدید خریدار کو ایک سال کی خریداری پر دو روپیہ کی کتابیں مفت انعام دی جائیں گی اور جو سابقہ خریدار اپنے سوا ایک جدید خریدار دینگے ان کو بھی دو روپیہ کی کتابیں مفت انعام دیجائینگی۔ یعنے جدید خریدار کو بھی اور سابق خریدار کو بھی۔ جن کے ذریعہ وہ جدید خریدار ملیگا۔ ہر دو کو دو دو روپیہ کی کتابیں مفت انعام دی جائیں گی۔ اس طرح گویا نصف قیمت میں ان کو اخبار ملے گا۔ مگر یہ رعایت صرف ان کو ملے گی۔ جو ایک سال کے لئے خریداری منظور کر کے مبلغ چار روپیہ چندہ پیشگی ارسال فرماویں۔ سابقہ خریدار بھی اپنا چندہ دیدیں۔ اور جدید خریدار بھی ادا کر دیں۔ تو دونوں کو دو دو روپیہ کی مندرجہ ذیل کتابیں مفت ارسال ہونگی۔ جن کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ اور چندہ اخبار کے لئے بذریعہ وی پی بھیجدی جائیں گی۔ وی پی سے اخبار کا چندہ وصول ہوگا۔ اور کتابوں کا محصول ڈاک۔ مگر کتابیں مفت ملیں گی۔

تیسری تجویز

ہر ایک احمدیہ انجمن اپنے لوکل چندہ سے ایک ایک اخبار سال بھر کے لئے خریدے اور دو روپیہ کی کتابیں مفت انعام میں لے۔ جو بذریعہ وی پی چندہ اخبار کے لئے مفت بھیج دی جائینگی۔ انعامی کتابوں کی فہرست حسب ذیل ہے۔ ہر شخص ان میں سے دو روپیہ کی کتابیں منتخب کر کے اطلاع دے۔ ان کو وہ کتابیں مفت چندہ اخبار میں وی پی کر دی جائیں گی۔

فہرست کُتب انعامی

تبلیغ رسالت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات کی جلد ہفتم ۱۲ر اور جلد ہشتم ۱۲ر تجلیات رحمانیہ ۶ر تحفہ مستریان مباہلہ ۵ر تنقید صحیح بابی مذہب کا رد ۸ر بٹالوی کا انجام ۴ر چھوٹ کا بھوت ۲ر تنبیہ زباندراز رد آریہ ۱ر ویدک توحید رد آریہ ۲ر مسلمان کا پیغام ۱ر دھرمپال کا چٹھا ۱ر صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۴ر فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی ۱ر التنقید مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا جواب ۳ر مباحثہ مونگیر ۱ر خطبات نمبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے وہ چار تاریخی خطبات جو احرار اور گورنمنٹ کے متعلق ابتداء میں حضور نے فرمائے۔ اور قوم کو بیدار کیا ۱ر التشریح الصحیح حضرت مسیح موعودؑ کے ۲۹ الہامات پر جو غیر احمدی مولویوں نے اعتراض کئے اوس کا مکمل جواب ۸ر اظہار الحق مقدمہ بہاولپور میں احمدیہ جماعت کی طرف سے بیان تحریری ۱۲ر گائے کی عظمت ۱ر بجر حقیقت مونگیری دشمنوں کے رسالہ کا جواب ۱ر چودھویں صدی کا یہودی ۳ر پیغام نمبر پیغامیوں نے جو فتنہ پچھلے دنوں اٹھایا تھا۔ اور کئی اشتہار شائع کئے تھے۔ ان کا جواب معہ پیغامی اشتہاروں کے ۲ر

چوتھی تجویز

فاروق کے ذمہ جو قرض ہے اسکی ادائگی کے لئے یہ تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ فاروق کے موجودہ خریداروں میں سے صرف پچاس ۵۰ باہمت خریدار ایک سال کے لئے ایک ایک روپیہ ماہوار بطور امداد فاروق دینا منظور فرمالیں۔ اور جو دوست یکمشت یہ امداد عطا نہ فرماسکیں۔ وہ ایک سہ ماہی کی امداد ۳ؔ پیشگی ارسال فرماویں۔ پھر سہ ماہی اول گذرنے پر دوسری سہ ماہی کی امداد۔ اسی طرح تیسری اور چوتھی سہ ماہی کی عطاء فرماتے رہیں۔ اس سے علاوہ ان سے چندہ اخبار نہیں لیا جائیگا۔ گویا یہ امداد ہی ان کا امدادی چندہ سالانہ شمار ہوگا۔ اس طرح ایک حد تک فاروق زیر باری سے سبکدوش ہوتا رہے گا۔

پانچویں تجویز

اسی سلسلہ ادائگی قرضہ فاروق میں موجودہ خریداروں میں سے ایک سنو ایسے خریدار ہمت کریں۔ کہ ۸ر ماہوار ایک سال تک عطاء فرماتے رہیں۔ جو یکمشت نہ عطاء فرماسکیں۔ وہ ایک سہ ماہی کی امداد ایک روپیہ آٹھ آنہ یا حسب توفیق ششماہی کی امداد سے پیشگی عطاء فرما کر ثواب حاصل کریں۔ ان سے بھی کوئی چندہ اخبار علاوہ ازیں نہیں لیا جائے گا۔ یہی امداد ان کا چندہ سالانہ تصور ہوگا۔

چھٹی تجویز

موجودہ خریداران فاروق فاروق بک ایجنسی کی کتابوں میں سے صرف ایک ایک روپیہ کی کتابیں ہر ایک خریدار خریدلے۔ یہ سب کتابیں سلسلہ کی مفید اور کار آمد کتابیں ہیں۔ ناول۔ قصے اور لغو کتابیں نہیں ہیں۔ ان کتابوں کی فہرست رعائتی قیمت کی اسی اخبار میں شائع کر دی ہے۔ جو نصف قیمت میں ملینگی میں چاہتا ہوں۔ کہ فاروق کسی طرح زیر باری سے سبکدوش ہو جائے۔ اور آپ پر بھی ناقابل برداشت بوجھ نہ ڈالا جائے۔ آپ نصف قیمت کی کتابیں کم از کم ایک روپیہ کی خریدلیں۔ زیادہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ جتنی چاہیں خریدیں مگر سب خریدار خریدیں

ساتویں تجویز

اگر فاروق کے موجودہ خریداران میں سے پچاس خریدار اتنی ہمت کریں کہ بجائے چار روپیہ سالانہ کے وہ ایک سال کے لئے پانچ روپیہ سالانہ چندہ فاروق کا پیشگی عطاء فرماویں۔ یعنی صرف ایک روپیہ زائد تو فاروق کا بہت بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔ یہ سات تجویزیں ایسی ہیں کہ ان میں سے جس پر بھی آپ عمل کریں گے آپ کو علاوہ ایک بھائی کی امداد کے فاروق کی امداد اور اسکے زندہ رہنے کا ثواب عظیم خدا تعالیٰ دیگا۔ اور فاروق اپنی تمام سابقہ مالی مشکلات سے نکل کر

فاروق کی اپیل پر توجہ فرماویں!

احمدیہ پریس کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں

آئندہ جوان ہمت ہو کر میدان عمل میں نکل آئے گا۔

اب میں آخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خود اللہ تعالیٰ ہی آپ کے دل میں القا کرے۔ کہ آپ فاروق کی اس مصیبت پر گداز ہو کر مندرجہ صدر تجاویز پر یا ان میں سے کسی ایک پر آمادہ ہو کر عند اللہ اور عند الناس شکریہ کے مستحق اور ثواب دارین کے حاصل کرنے والے ہوں +

اے میرے خدا تو ہی اس تحریک کو بار آور کر۔ میری آواز تو بہت کمزور ہے۔ تو اپنے فضل سے ناظرین فاروق کے دل میں اس کی قبولیت کی تحریک کر کیونکہ سب کے دل تیرے قبضہ میں ہیں۔ آمین۔

خاکسار۔ ایڈیٹر فاروق

نوٹ۔ آپ میری اس اپیل کو اپنی انجمن کے ممبران کے سامنے پیش کریں۔ اور اگر آپ کی کوئی مقامی انجمن نہیں تو جو احمدی دوست آپ سے ملیں۔ ان کو یہ تحریک دکھائیں۔ غرض آپ اپنی طاقت بھر اس تحریک کو کامیاب بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا آمین

احباب بیرون ہند سے برادرانہ شکوہ

فاروق کی برادری میں نہایت قلیل تعداد ایسے احباب کی بھی ہے۔ جو ہندوستان سے باہر افریقہ وغیرہ ممالک میں رہتے ہیں۔ مجھے اُن سے یہ صحیح اور بجا طور پر گلہ ہے۔ کہ انہوں نے آج تک فاروق کی کسی قسم کی امداد جو ان کی شان کے لائق تھی نہیں کی۔ باوجود فاروق کی حالت سے بذریعہ فاروق آگاہی رکھنے کے کبھی انہوں نے یہ تکلیف گوارا نہ فرمائی۔ کہ بجز اپنے کسی دوسرے دوست کو فاروق کی خریداری کی تحریک کی ہو۔ حالانکہ انکے گرد و پیش کافی تعداد ایسے احمدی مخلصین کی موجود ہے۔ کہ اگر وہ زمانہ کی ضرورت کو ملحوظ رکھ کر انہیں احمدیہ پریس کی مضبوطی کی طرف توجہ دلا کر خریداری فاروق پر آمادہ کرتے۔ تو وہ ضرور قبول فرماتے۔ خدا کے فضل سے بیرون ہند احباب کو مالی تنگی کا عذر مانع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ فاروق کے لئے صرف چھ روپیہ آٹھ آنہ سالانہ عطاء فرما دینا جو ۸ر ماہوار کے قریب ہوتا ہے۔ کچھ دو بھر یا مشکل نہ معلوم ہوتا۔ پھر خاصکر ایسی حالت میں جبکہ ضرورت ہے کہ سلسلہ کے پریس کو مضبوط کیا جاوے۔ اور اخبارات سلسلہ کی اشاعت بڑھائی جاوے۔ ان دوستوں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ سلسلہ احمدیہ کے اخبارات کو ابھی تک بجز احمدی قوم کے دوسرے فرقوں اور مذہبوں والے نہیں خریدتے۔ اس لئے کہ یہ کوئی سیاسی اخبار نہیں۔ خالص مذہبی اخبار ہیں۔ پس جب تک وہ وقت نہ آئے۔ کہ احمدی اخبارات کو ہر قوم و ملت اور ہر طبقہ کے لوگ خریدنے لگیں اس وقت تک احمدی قوم کا ہی فرض ہے کہ وہ جہاں سلسلہ کے دوسرے تمام بوجھوں کو اٹھا رہی ہے اس بار کو بھی اٹھاوے۔ مجھے ان احباب بیرون ہند سے یہ بھی شکوہ ہے۔ کہ وہ نہ صرف دوسرے دوستوں کو ہی خریداری اخبار کی تحریک نہیں کرتے بلکہ بعض ایسے بے پرواہ اور غافل محب بھی ہیں۔ جو اپنا چندہ بھی بروقت اور باقاعدہ عطا نہیں فرماتے پس میں نہایت دردِ دل سے احباب بیرون ہند کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس طرف توجہ فرماویں۔ اور فاروق کی خریداری کے لئے تمام احباب کو جو اُن سے ملتے جلتے ہیں۔ مجبور کریں کہ وہ کم از کم ایک سال کے لئے ہی فاروق کے خریدار بن کر اس کی اشاعت بڑھاویں۔ تاکہ فاروق اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر اپنی آئندہ زندگی کے لئے راستہ نکال لے۔ اور اپنے اپنے چندی پیشگی اور جن کے ذمہ بقایا ہے وہ بقایا بھی ارسال فرما کر مشکوری کا موقعہ بخشیں۔ میں خان صاحب ضیاء الدین احمد اور ڈاکٹر احمد الدین صاحب اور مکرمی سراج الدین صاحب کا خاص طور پر شکر گذار ہوں۔ کہ وہ ہمیشہ باقاعدہ فاروق کا چندہ ارسال فرما کر بروقت مدد کرتے ہیں۔ گو فاروق کے لئے وہ مزید کوشش نہیں فرماتے۔ امید ہے کہ اب ضرور وہ اس طرف بھی توجہ فرماویں گے۔

فاروق کے سرپرست اور مُعاونین سے درخواست

فاروق کے محدود حلقہ میں گنتی کے دوست ایسے بھی ہیں۔ جو ہمیشہ فاروق کی حتی المقدور امداد فرماتے رہتے ہیں۔ جن میں سے ایک وہ مخلص اور سابق بالخیرات سرپرست ہیں۔ جو دو سال سے ہر ماہ پانچ روپیہ فاروق کی امداد میں بذریعہ منی آرڈر خود ارسال فرماتے ہیں۔ اور یہ بھی پسند نہیں کرتے۔ کہ اون کا اسم گرامی ظاہر کیا جاوے۔ دوسرے سرپرست مکرم نواب اکبر یار جنگ بہادر اور تیسرے خان بہادر محمد آصف زمان صاحب ہیں۔ جو سالانہ عـــہ روپے عطا فرماتے ہیں۔ معاونین میں اخویم میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی۔ اور خان بہادر چوہدری نعمت خان سشن جج اور خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب اسسٹنٹ انجینئر اور مکرم ملک صاحب خان صاحب نون اور خانصاحب فدا حسین خانصاحب شاہجہانپوری۔ و جناب پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ سی و قبلہ نواب محمد علی خان صاحب و عزیزم میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب۔ و ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ و ناظر صاحب تعلیم و تربیت و اخی ام پیر منظور محمد صاحب مہاجر سلمہم اللہ تعالے گیارہ اصحاب ہیں۔ جو پانچ روپیہ سالانہ عطا فرماتے ہیں۔ اب میں ان سب احباب کرام سے (باستثناء سابق بالخیرات سرپرست کے جو اپنا نام ظاہر ہونا پسند نہیں فرماتے۔) درخواست کرتا ہوں۔ کہ سرپرست اور معاونین ایک سال کے لئے رقم عطیہ دُگنی فرماویں تو ان کی ہمت سے بالاتر نہیں ہے۔ اور ساتھ ہی توسیع

اشاعت فاروق کے لئے بھی مندرجہ اپیل تجاویز میں سے اپنی شان کے مناسب منتخب فرما دیں۔ یہ قومی کام ہے۔ نہ مجھے آپ سے عرض کرنے میں کوئی شرم اور نہ آپ کو اس کے قبول کرنے میں کوئی روک ہونی چاہیئے۔

حیدر آباد دکن کے احباب سے گذارش

میں مدت سے اپنے دکنی دوستوں کیطرف نظر رکھتا ہوں۔ مگر صدائے برنخاست کا معاملہ ہے۔ حیدر آباد دکن کے احباب باستثنا اُن دوستوں کے جن کا اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ ایسے مستقل مزاج ہیں کہ ذرا نہیں سرکتے۔ فاروق کی کسی آواز پر مطلق توجہ نہیں فرماتے۔ خصوصاً سید بشارت احمدؐ صاحب سلمہ اللہ اور سیٹھ محمدؐ غوث صاحب مدظلہ۔ اور محترم حکیم سید سعادت علی صاحب جن سے مجھے پوری ہمدردی کی توقعات تھیں ٹس سے مَس نہیں ہوتے۔ اور فاروق کی آہ وزاری پر ذرا بھی دھیان نہیں دیتے۔ اب میں ان کی خدمت میں زور سے چیخ کر عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ فاروق کی حالت سنبھلنے کی جلد تجویز کریں۔ خصوصاً میر سعادت علی صاحب جو حکیم ہیں۔ اور دست شفا کے ساتھ دست عطاء بھی خدا نے ان کو عطا فرمایا ہوا ہے۔ متوجہ ہوں۔ خدا خود آپ کے دلوں میں اس کار خیر کے لئے ہاتھ بڑھانے کا القاء کرے۔ اور توفیق بخشے۔ کہ کوئی احمدی فرد حیدر آباد اور اس کے نواحی کا ایسا نہ رہے۔ جو کم از کم ایک سال رواں کے لئے فاروق کی خریداری حسب تجاویز مندرجہ اپیل منظور نہ فرمالے۔

تعلقداران سندھ سے التماس

میرے دیرینہ مکرم خان صاحب شیخ

نعمت اللہ آف وزیر آباد حال کوٹری اور عزیزی مولوی محمدؐ رفیع صاحب مقیم سجاول۔ و محترم حکیم محمدؐ عمر صاحب مہاجر و عزیز مرزا رشید احمد صاحب رئیس قادیان۔ و نوابزادہ عبداللہ خان صاحب سلمہم الرحمٰن و عزیزی چودھری محمدؐ سعید صاحب پچھور د۔ سے جن کو خدا نے خدا کے راہ میں اور سلسلہ کی اشاعت میں بیش از بیش خداداد مال سے صرف کرنے کی توفیق دی ہوئی ہے۔ فاروق کی اپیل ہے۔ جو ان کی ایک توجہ سے خدا کے فضل سے فاروق ابتلاء سے نکل کر اجتباء کو حاصل کر سکتا ہے

احباب قادیان کی توجہ کیلئے

مجھے اپنے احمدی اصحاب قادیان کو بھی اس دفعہ تکلیف دینے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ وہ ہمیشہ اخبارات سلسلہ کی طرف سے ایسے فارغ رہتے ہیں۔ کہ گویا ان کا ان سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ مگر ایسا خیال کرنا ان کی شایان شان نہیں۔ ہر ایک احمدی کا قومی فرض ہے۔ کہ وہ اپنے چلتے ہوئے کاموں کو بند ہونے سے مقدور بھر کوشش کر کے بچا دیں۔ خاصکر جو قادیان کے مقامی دوست ہیں۔ ان کو دوسروں سے زیادہ بوجھ اٹھانا چاہیئے۔ اور وہ خدا کے فضل سے تمام کاموں میں اٹھاتے ہیں۔ اس لئے وہ فاروق کی اپیل پر جس میں ہر طبقہ کے نوفرصت کے لئے خریداری فاروق کی آسانی موجود ہے۔ کسی تجویز پر عمل پیرا ہو کر فاروق کی اشاعت بڑھائیں۔ اور اپنے آپ کو اس سے فارغ اور بیغرض نہ سمجھیں۔ میری یہ اپیل بلا استثناء ہر ایک قادیانی مہاجر سے ہے۔ خواہ وہ اعلےٰ کارکن ہیں۔ یا ماتحت کارکن۔ تاجر ہیں یا صانع سب کو اس میں حسب حیثیت اور توفیق حصہ لینا چاہیئے۔ یہ کبھی بھی خیال نہ کرنا کہ ایک پرچہ ایک تاجر نے یا کارکن نے خرید لیا۔ تو سب نے پڑھ لیا۔ آپ کو ضرورت فاروق کی ہو یا نہ ہو۔ خواہ آپ کی شان فاروق کو پڑھنے سے بے شک بالا ہو۔ خواہ آپ کے مذاق کے مطابق فاروق نہ ہو۔ مگر فاروق کو آپ کی امداد کی ضرورت ہے۔ پس آپ اپنی ضرورت اپنی شان اپنے مذاق پر فاروق خواہ نہ خریدیں مگر فاروق کی ضرورت اور قومی امداد اور سلسلہ کی اشاعت کو ملحوظ رکھ کر زیادہ نہیں تو ایک سال کے لئے ضرور آپ طوعاً یا کرہاً فاروق کا ہاتھ بٹائیں۔ پھر آئندہ خدا مالک ہے آپ سبقت کریں۔ اور چار روپیہ ایک سال کے لئے خرچ کر کے فاروق کی امداد فرمائیں۔ اور اللہ سے اجر پائیں اور دو روپیہ کی مفید کتابیں مفت انعام پائیں۔

ایک اعتراض کا جواب

اکثر دوست خریداری اخبار سے یہ کہکر بیچ جاتے ہیں۔ کہ فاروق میں ایسے مضامین نکلتے ہیں۔ جو عام دلچسپی کے نہیں ہوتے۔ فاروق میں عام خبریں نہیں ہوتیں فاروق میں بعض دفعہ وہی مضامین نقل ہوتے ہیں۔ جو الفضل میں نکل چکے ہوتے ہیں۔ ایسے تمام اعتراضوں اور معترضین کا صحیح اور معقول جواب یہ ہے۔ کہ جس اخبار کی اشاعت صرف ۳۰۰ ہو وہ دلچسپ مضامین کہاں سے لاوے۔ وہ اخبارات عالم کے لئے کس مد سے روپیہ خرچ کر کے روزانہ اخبارات خرید کر خبروں کا گلدستہ بنایا کرے جس اخبار کا ایک شخص ہی ایڈیٹر ہو وہی منیجر وہی کاپیاں پڑھنے والا۔ وہی پروف دیکھنے والا۔ وہی چٹیں لکھنے والا۔ وہی اخبار ڈاک میں بھیجنے والا ہو۔ اس سے یہ سارا بوجھ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کو اپنی معاش کا بھی فکر رہتا ہے۔ اتنی قلیل اشاعت کا اخبار اس سے زیادہ کیا کر سکتا ہے۔ کہ بروقت باقاعدہ مقررہ تاریخ پر جو کچھ اس سے بن پڑتا ہے۔ آپ کی خدمت میں بھیج دیتا ہے۔ اتنی اشاعت کا اخبار تو اپنی تاریخ مقررہ پر نکلنا بھی محال ہوتا ہے۔ الحمد للہ کہ فاروق پوری باقاعدگی سے اپنی تاریخوں پر ہفتہ وار روانہ ہو جاتا ہے۔ آپ ایک دفعہ اس کے کم از کم اس سال ایکہزار خریدار بنا دیں۔ اور سابقہ زیر باری سے فاروق کو سبکدوش کرا دیں۔ پھر بھی اگر یہ شکایت آپ کو رہے تو آیندہ فاروق کا نام نہ لیں۔

فاروق کی خریداری منظور فرماویں!

ایک سال کے لئے چار روپیہ خرچ کر دیں۔ انشاء اللہ پھر فاروق اگر نمایاں طور پر آپ سے اپنی خدمات کا اعتراف نہ کرائے تو میرا قصور۔ مگر ایک ہزار خریدار نہ ہونے تک جو نان و نمک حاضر ہے اس پر قناعت کریں۔ اور خدا تعالیٰ کے فرمان لئن شکرتم لازیدنکم پر عمل کرتے رہیں۔ خدا آپ کی خواہش بھی پوری کر دیگا ؎

مانو نہ مانو آپ کا یہ اختیار ہے!
سب نیک و بد ہم آپکو بتلائے جاتے ہیں

پرانے ہمدردان فاروق سے التماس

میں یہ پرچہ جس میں فاروق کی ترقی اشاعت کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ بعض ایسے خاص دوستوں کی خدمت میں بھی ارسال کرتا ہوں۔ جو پہلے فاروق کے خریدار تھے۔ اور اب نہیں۔ اور بعض ایسے احباب کو بھی بھیج رہا ہوں۔ جو اب تک فاروق کے خریدار نہیں ہوئے۔ اور ان کی فراخدلی اور قومی ہمدردی اور جوش تبلیغ سلسلہ سے پوری امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ باوجود عدم گنجائش مالی یا عدم ضرورت خریداری فاروق کے بھی اس وقت ضرور ایک سال کے لئے فاروق کی خریداری کی منظوری عطاء فرما کر ہم ثواب اور ہم خرما کے مصداق بنیں گے۔ اور فاروق کی اس اپیل کو رد نہ کرینگے۔ اور جو تجویزیں میں نے فاروق کی اشاعت بڑھانے کی اپنی اپیل میں پیش کی ہیں۔ ان میں سے ہر اوس تجویز کو جو اُن کی حیثیت اور شان کے شایاں ہو قبول فرما کر عند اللہ اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔ میں کوئی ناقابل برداشت بار اُن پر نہیں ڈالتا۔ جتنی تجویزیں مَیں نے عرض کی ہیں وہ سب کی سب قابل عمل اور ہر ایک حیثیت اور طبقہ کے احمدی دوست کے لئے آسان تر ہیں۔ بلکہ بعض خاص دوستوں سے تو مجھے یہ بھی امید ہے۔ کہ وہ ہر ایک تجویز کو منظور فرما کر خود ہی شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ اور اپنے حلقہ اثر میں اس کی پوری کوشش فرما کر دوسروں کو بھی اس ثواب میں شامل کر کے ڈبل شکریہ اور دُگنے اجر کو حاصل کریں گے۔ اور تکلیف فرما کر ایک کارڈ کے ذریعہ خاکسار ایڈیٹر فاروق کو اپنی منظوری سے اطلاع بخشیں گے ؛ جواب کیلئے کارڈ ساتھ بھیجتا ہوں۔

موجودہ خریداران سے التجا

فاروق کی موجودہ اشاعت جیساکہ میں اسی پرچہ میں فاروق کے لئے اپیل کرتے ہوئے عرض کر چکا ہوں۔ صرف تین سو ہے۔ ان کی خدمت میں مَیں نہایت ادب سے مگر درد دل سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں۔ کہ اول تو وہ فاروق کی اپیل پر نظر قبولیت فرما کر اس کی اشاعت کو بڑھانے کی اپنی طاقت بھر کوشش کریں۔ خود خریدار رہیں۔ اوروں کو خریدار بنائیں۔ اور اگر وہ آئندہ فاروق سے علیحدگی اختیار کرنا چاہیں۔ تو یہ ان کی شان سے موجودہ حالات میں مناسب نہیں۔ پھر بھی خدا نخواستہ کسی مجبوری سے وہ خریدار نہ رہنا چاہیں تو اپنی بجائے ایک خریدار عطاء فرما کر ثواب کے مستحق ہوں۔ نیز فاروق کا اگر کوئی حق ان کے ذمہ واجب ہو۔ وہ ادا کر دیں۔ اور اس کی اطلاع دفتر فاروق میں دیدیں۔ اگر اطلاع دینے میں بھی انہیں کوئی دِقت ہو۔ تو کم از کم اتنا کریں۔ کہ اس پرچہ کے بعد جو ۲۸؍ جنوری کا پرچہ فاروق کا ان کے نام پہنچے وہ چٹھی رسان کو اپنی قلم سے انکاری لکھ کر واپس کر دیں۔ تاکہ ان کے نام فاروق آئندہ بند کر دیا جائے۔ یہ بالکل ہی نامناسب ہوگا۔ کہ وہ نہ تو خود اطلاع دیں۔ نہ فاروق کا پرچہ ہی واپس کریں اور اخبار ان کے نام بدستور جاری رہے۔ لیکن جب وی پی ارسال ہو اس کو وصول نہ کریں جس سے ان کی اخلاقی کمزوری ظاہر ہو۔ فاروق اس وقت آپ کی خاص امداد اور توجہ کا محتاج ہے۔ آپ اس کی زندگی کو قائم رکھنے میں مدد دیں نہ کہ اس کی ہلاکت کے سامان پیدا کر دیں۔ خدا آپ کو خود اس کی سمجھ عطاء فرمائے۔ آمین۔

دوسری التجا یہ ہے۔ کہ جن خریداران کے ذمہ فاروق کا اس وقت تک کچھ بقایا ہے اور جن کے نام بار بار وی پی کیے گئے۔ مگر وصول نہیں ہوئے۔ اور جن کا چندہ سالانہ یا ششماہی ۳۱؍ دسمبر ۳۵ء یا ۳۱؍ جنوری ۳۶ء کو ختم ہو چکا ہے۔ اور جو دوست جلسہ سالانہ پر جدید خریدار بنے ہیں۔ یہ سب اپنا اپنا بقایا اور سال رواں کا چندہ حسب توفیق ششماہی یا سال بھر کا بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں۔ یا اپنے ماہواری چندہ کے ساتھ محاسب صاحب دفتر بیت المال کے نام بھجوا دیں۔ اور ساتھ ہی ان کو تفصیل لکھ دیں۔ کہ اتنی رقم فلاں خریدار فاروق کی طرف سے دفتر فاروق میں دیدیں۔ تو آسانی سے پہنچ جائے گی۔ اور آپ کو بھی خرچ وی پی اور فیس منی آرڈر کی بچت ہو جائے گی۔ اور جو دوست اس عرضداشت پر توجہ نہ فرما دیں گے۔ ان سب کے نام فروری ۳۶ء کے پہلے ہفتہ میں چندہ فاروق کا وی پی ارسال ہوگا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ البتہ اگر کوئی دوست یہ اطلاع دیدیں کہ ان کے نام اس وقت وی پی نہ کیا جائے۔ بلکہ آئندہ فلاں تاریخ و ماہ میں وی پی کریں۔ یا وہ خود ارسال کر دیں گے۔ تو ان کے نام وی پی نہ ہوگا۔ باقی سب کے نام وی پی بھیجدی جاوینگے۔ کیونکہ شروع سال ہے۔ فاروق کے لئے کاغذ وغیرہ خریدنا ہے اور اس کے ماہوار اخراجات ادا کرنے ہیں۔ امید ہے۔ کہ دوست اس التماس کو سرسری نہ خیال کریں گے۔ بلکہ اس پر خاص توجہ فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں گے ؛

فاروق کی اپیل کا ضرور جواب دیں!

پیغامی مشن

امیر پیغام کی مجرمانہ بہتان طرازی

مذہب کا معاملہ ایک ایسا نازک امر ہے کہ جس میں تھوڑی سی بے ایمانی اور بددیانتی کا ارتکاب بھی انسان کو تحت الثریٰ میں پہنچا دیتا ہے۔ حالانکہ اس میں نہ لینا نہ دینا۔ اگر کوئی شخص کوئی حق کسی کے کہنے پر مان لے۔ تو اس کے ماننے سے منوانے والے کا کوئی ذاتی مفاد نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جزا دے۔ لیکن اگر منوانے والا مقرر یا محرر غلط طور پر خلاف واقعہ بہ نیت دھوکہ دہی اپنی بات منوانے کی خاطر قول زور سے کام لے یا دجل و فریب سے کسی عبارت کو غلط سلط پیش کر کے اپنے مخاطب پر اثر ڈالنے کی کوشش کرے۔ تو وہ انسان یقیناً خسر الدنیا والآخرۃ کا مورد ہوگا۔ مثال کے طور پر ذیل کا حوالہ احباب ملاحظہ کریں۔ کہ جس میں جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت پیغام لاہور نے حضرت اقدس پر خطرناک اور مجرمانہ بہتان طرازی اور افترا پردازی سے کام لیا ہے۔ اختلاف اور عناد کو رچانے اور مٹانے کے اور بھی کئی طریقے ہیں۔ مگر یہ خواہ مخواہ کا گناہ بے لذت کا ارتکاب تو نہایت ہی ذلیل ترین حرکت ہے جو ایک تعلیم یافتہ مفسر قرآن اور حضرت اقدس کی صحبت سے کافی عرصہ متمتع ہونے کے مدعی قبلہ امیر پیغام صاحب کی طرف سے ظہور پذیر ہوتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ

"حضرت صاحب نے لکھا ہے۔ کہ میں اپنے الہامات کو کتاب اللہ اور حدیث پر عرض کرتا ہوں۔ اور اگر کسی الہام کو کتاب اللہ اور حدیث کے مخالف پاؤں تو اسے کھنگار کی طرح پھینک دیتا ہوں" (رسالہ شناخت مامورین صفحہ ۲۴)

میں اگر اس کے مقولہ کے متعلق لکھدوں هٰذا افك مبين و بهتان عظيم۔ تو یہ حرف بحرف صادق آتا ہے۔ یہ اس قدر صریح جھوٹ اور افتراء ہے۔ کہ حضرت اقدس کی نہ کسی تحریر میں اور نہ تقریر میں اور نہ ہی کسی معتبر و غیر معتبر ڈائری میں یہ فقرات لفظاً یا معناً کہیں بھی موجود ہیں۔ چلو میں آج سے یہ عہد کئے دیتا ہوں۔ کہ اگر قبلہ امیر پیغام یہ حوالہ حضرت صاحب کی کسی تحریر و تقریر میں دکھا دیں۔ تو میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ اقرار باللسان کرتا ہوں۔ کہ آئندہ کے لئے کم از کم میں اہل پیغام کے خلاف لکھنا یا بولنا قطعاً ترک کر دوں گا۔ فان لم تفعلوا و لن تفعلوا ...... اس اقرار کے ماسوا اگر کچھ انعام بھی مقرر کرانا چاہیں۔ تو میں طیار ہوں۔

مگر اس کے برعکس حضرت اقدس کی طرف سے یہ لکھا ہوا موجود ہے۔ کہ "مجھ پر کھولا گیا ہے۔ کہ میری تمام وحی یقینی طور پر خالصاً صحیح اور موافق شریعت ہے۔ جس میں قطعاً کوئی شک و شبہ اور کوئی التباس و اشتباہ نہیں ہے۔ اور اگر بفرض محال یہ معاملہ اس کے خلاف ہوتا۔ تو ہم تمام کی تمام وحی اور تمام کے تمام الہامات کو ردی چیزوں کی طرح اور کھنگار کی طرح پھینک دیتے۔ اور کسی سچے ملہم کا الہام قرآن کریم کے خلاف ہو سکتا ہی نہیں" (آئینہ کمالات اسلام [illegible])

پس ایسے صاف اور بین حوالے کی موجودگی میں کیا کوئی صاحب عقل یہ تسلیم کرنے کے لئے طیار ہو سکتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ حضرت اقدس نے اپنے اس مفہوم کے خلاف کہیں لکھا ہو؟ ہرگز نہیں۔ نہ عقل باور کر سکتی ہے۔ اور نہ ہی حضرت اقدس کی شان کے شایاں یہ امر نظر آتا ہے۔ پس یا تو قبلہ امیر پیغام صاحب اپنے پیش کردہ حوالہ کا حوالہ بتا دیں۔ یا بصورت دیگر ایمانی جرأت سے کام لے کر اپنی غلطی کا اعتراف کر کے اعلان کریں۔ کہ وہ میری علمی یا عقلی غلطی تھی۔ یا وکیلانہ چالبازی تھی۔ مکرم مولوی عمر الدین صاحب شملوی جو حال ہی میں بامر مجبوری اہل پیغام کے مفت کے وکیل جا بنے ہیں۔ وہی اس گتھی کو دیانتداری سے سلجھا دیں۔ کیونکہ خواہ کچھ ہی ہوں۔ مولوی محمد علی صاحب سے تھوڑی بہت عربی زیادہ ہی جانتے ہیں۔ (فخر الدین)

دیانندی مشن

اولٹی کھوپری کا ایڈیٹر

فاروق مورخہ ۷؍ جنوری ۳۶ء میں "امرتسری رند" کی سرخی سے ایک مختصر نوٹ شائع ہوا تھا۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ایک جھوٹے بیان کی تردید میں تھا۔ امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث نے ۲۷؍ دسمبر ۳۵ء کو سید جماعت علی شاہ صاحب کے خلاف لکھتے ہوئے بیان دیا۔ کہ "ہم (ثناء اللہ) تو کسی مسلمان بلکہ **کسی انسان کو بھی گالی نہیں دیتے۔** کیونکہ بحکم حدیث گالی دینا فسق اور علامت نفاق جانتے ہیں" امرتسری کی اس غلط بیانی کے جواب میں فاروق نے مولوی ثناء اللہ کی چند وہ گالیاں جو اس نے حضرت مسیح موعود کو دیں نقل کر کے امرتسری سے پوچھا تھا۔ کہ ان گالیوں کا دینے والا بموجب فتویٰ ثنائی فاسق اور منافق ہے یا نہیں؟ اس صاف اور عام فہم اردو کی تحریر کو آریہ سماج کا مجھول

کیا ایک سال کیلئے بھی فاروق کے خریدار نہیں بن سکتے؟

پیارے فاروق کی زندگی بچاؤ

ایڈیٹر پرکاش سمجھنے سے عاری رہا۔ اور بیوقوفی سے پرکاش مورخہ ۱۹ر جنوری میں "مولوی ثناءاللہ پر دشنام دہی کا الزام" کے عنوان سے اپنی حماقت کا یوں ثبوت دیا۔ کہ

"اگر مدیر صاحب (ایڈیٹر فاروق) مولوی (ثناءاللہ) صاحب پر الزام لگاتے وقت یہ بھی بتلا دیتے۔ کہ واقعی یہ گالیاں کسی خاص مسلمان کو نکالی گئی ہیں۔ تب تو کوئی بات تھی۔ ہاں اگر یہ جملہ مذکورہ خطابات (یعنی ثناءاللہ کی گالیاں) ایسے اشخاص کے لئے ہیں۔ جن کو مسلمان ماننا مشکل ہے۔ تو علیحدہ معاملہ ہے"

کیا اس اولٹی کھوپری کے ایڈیٹر کو اپنے یار امرتسری رند کے بیان میں جو کہ بلفظہ فاروق میں نقل کر دیا تھا "بلکہ کسی انسان" کا فقرہ نظر نہیں آیا۔ جس کو میں نے اس بے بصیرت ایڈیٹر کے لئے اب جلی کر دیا ہے۔ تاکہ وہ ٹٹول کر معلوم کرے کہ امرتسری کا دعویٰ یہ نہیں۔ کہ وہ کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور نفاق سمجھتا ہے۔ بلکہ اس کا دعویٰ عمومیت کا ہے کہ "کسی انسان" کو بھی وہ گالی دینا نفاق و فسق سمجھتا ہے۔ پس اس عام دعویٰ کی موجودگی میں مجسم حماقت ایڈیٹر پرکاش کو یہ لکھنے کا کہ امرتسری نے تو ایسے شخص کو گالیاں دی ہیں جو ایڈیٹر پرکاش اور امرتسری شغال کے نزدیک مسلمان ہی نہیں کیا موقعہ تھا۔ تف ہے اس اخبار نویسی پر جو جھوٹ سے بھی پرہیز نہ کرے:

اطلاع

اگر آپ سلسلہ کی ترقی کے دل سے خواہشمند ہیں۔ اور احمدیت کی تبلیغ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور مخالفین اسلام اور دشمنان احمدیت کے اعتراضوں کا جواب دینا ضروری سمجھتے ہیں تو ضرور ایک سال کے لئے فاروق کے خریدار بن جائیں!

والسلام

احراری مشن

مسلمانوں کی تباہی کے لئے احرار کے کارہائے نمایاں!

(۳)

احرار نام کی وجہ تسمیہ

لوگوں نے احرار کے متعلق کئی قسم کی خیال آرائیاں کی ہیں۔ کسی نے ان کو حکومت کے باغی قرار دیا ہے۔ کسی نے مسلمانوں کے دشمن قرار دیا ہے۔ اور کسی نے ملک و قوم کے غدار۔ غرض اسی طرح مختلف قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور ہر ایک نے اپنے خیال میں جو کچھ سمجھا درست سمجھا۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ "احرار" ان سب صفات کے مجموعہ کا نام ہے۔ ان لوگوں نے اس سے قبل اپنی ابتدائی حالت کے مناسب حال اپنے مختلف نام رکھے تھے۔ مثلاً کانگریسی یہ بنے۔ خلافتی یہ کہلاتے رہے۔ تحریک اتحاد میں ہندوؤں کے آلہ کار یہ بنے۔ عدم تعاون میں غیر اقوام کے اشارہ پر یہ ناچے۔ آخر جداگانہ انتخاب کے موقعہ پر ان کو ذلت نصیب ہوئی۔ تب ان لوگوں نے سوچا کہ آج تک تو جس مقصد کو ہم لے کر کھڑے ہوئے اس میں ناکام ہوئے۔ اور جن کا ساتھ دیا۔ وہ بھی نامراد رہے۔ اب کیوں نہ ہم تمام مقصدوں سے آزاد ہو کر اور بے مقصود ہو کر ایک پارٹی قائم کریں۔ اور اس طرح ہمارا اصل مدعا تو کوئی ہوگا نہیں لہذا کامیابی اور ناکامی کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوگا۔ اب الگ بیٹھے دنیا کے حالات کا مطالعہ کریں گے۔ جہاں بھی اور جس طرح بھی لوگوں کے جذبات کو بھڑکا سکتے ہوں گے۔ اسی طرح بھڑکا دیں گے۔ اور ان کو اندھا کر کے اپنا اُلو سیدھا کر لیں گے۔ اور جب لوگوں کا جوش کم ہوتا دیکھیں گے۔ تو کوئی دوسری راہ سوچ لیں گے۔ اس سے ایک تو ہماری آمدنی میں روز افزوں ترقی رہے گی۔ اور لوگوں کا رجحان بھی ہماری طرف رہیگا۔ اور پھر گورنمنٹ پر ہمارا رعب رہے گا۔ اور اس طرح گورنمنٹ پر واضح ہو جائے گا۔ کہ عام مسلمانوں کے لیڈر نہ تو وہ لوگ ہیں جو گورنمنٹ سے مل کر کام کرتے ہیں۔ اور نہ ہی وہ لوگ جو کانگریس سے مل کر کام کرتے ہیں۔ اور نہ تو مسٹر جناح اور سر فضل حسین وغیرہ کوئی شے ہیں۔ اور نہ مسلم لیگ والے۔ بلکہ سب کے اجارہ دار ہم ہی ہیں۔ اور چونکہ ہمارا کوئی مثبت اور ٹھوس پروگرام نہ ہوگا۔ اس لئے جہاں جائیں گے۔ ٹانگ اُڑا دینگے اور جس کو چاہیں گے بے وجہ اس کے دشمن بن کر تنگ کر دیں گے۔ اور جس کے ساتھ چاہیں گے ملجائیں گے۔ اور ایسے شخص کو جس کا کوئی مثبت پروگرام نہ ہو اور جو کسی کا ہو کر نہ رہے اس کو ان کی اصطلاح میں اردو زبان میں "آزاد" اور عربی میں "احرار" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنا نام احرار رکھا۔ اور اس طرح یہ لوگ دنیا کے ہر فرد کے لئے خطرناک وجود بن گئے۔ کیونکہ یہ ہر طرح اور ہر ایک سے آزاد ہوگئے۔ نہ اب ان کو کسی کی عزت کا خیال ہوگا۔ اور نہ کسی کی وجاہت کا دھیان۔ اگر آج گورنمنٹ کے مخالف تو کل ہندوؤں کے۔ پرسوں حنفیوں کے دشمن۔ تو اترسوں احمدیوں کے۔ غرض ان احرار سے اور

تو اور ان کے ماں باپ کی عزت بھی محفوظ نہیں۔ کیونکہ یہ ان سے بھی آزاد ہو گئے ہیں۔ اور یہ ایک نا قابل تردید حقیقت ہے۔ جس کے ثبوت میں مفصلہ ذیل اعلان کافی ہے۔ جو مولوی محمد زکریا صاحب نے اپنے بیٹے اور احرار کے لیڈر مولوی حبیب الرحمٰن کے لئے شائع کرایا تھا۔ چنانچہ مولوی محمد زکریا صاحب فرماتے ہیں :-

"میں برادران اسلام کو صاف اور کھلے الفاظ میں بتا دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔ کہ حبیب الرحمٰن اول درجہ کا گستاخ۔ مغرور۔ جاہل اور بے ادب۔ گمراہ اسے نہ خدا کا ڈر نہ ماں باپ کا لحاظ نہ استاد کا ادب نہ دوست کا خیال نہ محسن کا پاس"

(انیس۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

احرار کی کارروائیوں کا آزادانہ دور

میں اوپر بتا چکا ہوں۔ کہ احرار چونکہ اپنا کوئی خاص پروگرام نہ رکھتے تھے۔ اس لئے اُنہوں نے ایسے متفرق ہیجان خیز کام شروع کئے۔ کہ جن سے عوام کے جذبات کو بآسانی بھڑکایا جا سکے۔ اور اس طرح ان سے خوب روپیہ اُڑایا جائے۔ اس طرح معتبر کے معتبر بھی بنے رہیں۔ اور اگر کوئی حساب کتاب کا مطالبہ کرے تو صاف کہدیں۔ کہ ہم احرار ہیں۔ یعنی ہر بات سے آزاد۔ لہذا کوئی حساب نہیں دیا جائے گا۔ چنانچہ احرار نے اس نئے نام کے ماتحت جو کام سرانجام دیئے ان کی مختصر فہرست یہ ہے :-

(۱) تحریک کشمیر میں بے جا دخل اندازی۔

(۲) میکلگن انجنیئرنگ کالج کے معاملہ میں دخل اندازی۔

(۳) الور کا فساد۔

(۴) کپور تھلہ کا فساد۔

(۵) حور حرم فلم پر شورش۔

(۶) کراچی کا خونی واقعہ۔

(۷) قادیان میں ان کی آمد و شورش۔

یہ تمام واقعات ایسے ہیں۔ جن سے اخبار بین حضرات خصوصاً اور باقی لوگ عموماً آگاہ ہیں۔ لہذا میں کسی لمبی تفصیل کی بجائے مختصراً کچھ عرض کرتا ہوں۔

کہ ان نئے لیڈروں کو نہ تو اسلام سے کسی قسم کا تعلق تھا۔ اور نہ مسلمانوں کی خیر خواہی کا خیال۔ مگر چونکہ کام غریب مسلمانوں سے نکالنا تھا۔ اس لئے اسلام کے نام پر انہوں نے ایسے کام کئے جن سے مسلمانوں کے جذبات کو آسانی سے بھڑکایا گیا۔ اور ان سے خوب روپیہ لوٹا گیا۔ پر افسوس اور صد افسوس! کہ ان ظالموں نے جن غریب مسلمانوں سے اسلام کے بہانہ سے روپیہ اینٹھا تھا۔ یا جن بے چاروں کے نام پر روپیہ بٹورا گیا تھا۔ انہی کے لئے انہوں نے رنگا رنگ کی مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا کر دیں۔

تحریک کشمیر اور احرار کی مسلم کش پالیسی

زرطلبی کا زرین موقعہ

کشمیریوں کی زبوں حالت کشمیر میں باوجودیکہ مسلم آبادی ۹۲ فیصدی اور ہندو آبادی ۸ فیصدی تھی۔ مگر پھر بھی مسلم حقوق کو ایسی بُری طرح پامال کیا جاتا تھا اور مسلمانوں کے ساتھ ایسا ظالمانہ سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ کہ جس کی مثال شاید ہی کسی جگہ مل سکے۔ ان بیچاروں کو نہ اپنی زمینوں سے درخت کاٹنے کی اجازت۔ نہ اپنی زمینوں کو بیچنے کی اجازت۔ نہ پبلک جلسوں کی اجازت۔ اگر کوئی اسلام قبول کر لیتا تو اس کو جائداد سے محروم کر دیا جاتا۔ پھر یہیں تک بس نہیں بلکہ ان بے چاروں کو لادو گدھوں سے زیادہ حیثیت نہ دی جاتی تھی۔ ان غریبوں کو جب چاہا۔ اور جتنی دیر کے لئے ضرورت سمجھی مفت بیگار میں پکڑ لیا جاتا۔ اور اس بات کا قطعاً کوئی خیال نہ کیا جاتا کہ آیا ان کے اندر انسانی روح بھی ہے یا نہیں۔ اور ان کے حالات اس وقت بیگار کی اجازت بھی دیتے ہیں کہ نہیں چنانچہ اخبارات میں یہ واقعہ آ چکا ہے۔ کہ ایک دفعہ امام جماعت احمدیہ کو جب کہ آپ کشمیر تشریف لے گئے تھے۔ چند مزدوروں کی ضرورت پڑی۔ آپ نے ایک تحصیلدار کو کہا۔ کہ مزدوروں کا انتظام کر دیجئے۔ چنانچہ تحصیلدار نے فوراً ہی چند مزدور حضور کی خدمت میں بھیج دیئے۔ ان بے چاروں نے اسباب اُٹھایا۔ اور چل دیئے۔ ایک شخص اول مزدوروں میں کچھ زیادہ تکلیف محسوس کر رہا تھا۔ جو دوسروں سے نسبتاً سفید پوش تھا۔ حضور نے اس سے دلجوئی کے طور پر گفتگو شروع کر دی۔ تو دوران گفتگو میں اس نے بتایا کہ یہ سب لوگ جو آپ کی خدمت میں بطور بیگار روانہ کئے گئے ہیں براتی ہیں اور میں دولہا ہوں۔ ہم شادی کرنے جا رہے تھے۔ کہ ہم کو بیگار میں پکڑ کر بھیج دیا گیا۔ (باقی دارد)

امراض دندان کا مشہور و معروف

پائیرس دواخانہ

جو دوست میٹھے۔ ٹھنڈے۔ خوشبودار منجن استعمال کر کے صرف منہ کے اندر کے حصہ کو خوشبودار بنانا چاہتے ہیں وہ میری دوائیاں منگوانے کی تکلیف نہ فرماویں میری تین قسم کی دوائیاں جن کو بارہ بار کشتہ کر کے بڑی محنت اور جانفشانی سے بوٹیاں اور ان کی جڑ بوٹی کو حاصل کیا ہے۔ ان ادویات میں ملایا گیا ہے۔ یہ ادویات دانتوں کے خون۔ مسوڑھوں کی پیپ منہ کی فاضلہ گندی بدبودار رطوبت کو زائل کرتی ہیں۔ اور ان کا اثر مسوڑھوں کے اندر تک ہوتا ہے۔ جس سے وہ جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ جو دانتوں کے درمیان مسوڑوں میں رہ کر گندہ مادہ پیدا کرتے رہتے ہیں۔ **پائرس لوشن۔ پائرس پوڈر۔ پائرس کریم۔** انکی اجماعی قیمت باوجود اس قدر محنت کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر احمدی بھائی فائدہ اُٹھا سکے۔ قیمت صرف ۱/۴ تھا ۱۲ ٹکٹ۔ فقیر احمد خان احمدی ماہر امراض دندان۔

(پائرس دواخانہ جالندھر چھاؤنی پنجاب)

فاروق کی ترقی و اشاعت میں کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے!

بعض احباب کی خواہش پر فاروق کی رعایتی کتب کے اعلان کی میعاد میں توسیع

۳۱ر جنوری سنہ ۱۹۳۶ء تک

محصولڈاک بذمہ خریدار

محصولڈاک بذمہ خریدار

نام کتاب	اصلی	رعایتی
تبلیغ رسالت جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ معرکۃ الآراء **کی چار جلدیں** اشتہارات جمع کر دیئے ہیں جو حضورؑ نے صداقت اسلام اور منکرین پر اپنی صداقت کے لئے سنہ ۱۸۹۸ء سے لیکر سنہ ۱۹۰۸ء یوم وفات تک شائع کرکے اتمام حجت کی۔ یہ اشتہارات ایسے نایاب ہیں جن کا آج دستیاب ہونا ناممکن ہو گیا ہے۔ خدا کے فضل سے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے ان سب کو بڑی تلاش کے بعد بہم پہنچا کر محفوظ کر دیا ہے۔ چاروں جلدوں کی اصلی قیمت	للعہ	۶ر
التشریح الصحیح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جن ۲۹ الہامات پر غیر احمدی مولوی اور ان کے دام افتادہ ہمیشہ اعتراض کرتے رہتے ہیں ان تمام اعتراضوں کے عقلی و نقلی مکمل اور مدلل اور مفصل جوابات۔ چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت	۸ر	۴ر
التنقید مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا مسکت و دندان شکن جواب از قلم فاضل راجیکی۔	۳ر	۱ر
صادق کلمات مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ ہفوات مرزا کا جواب لاجواب	۴ر	۲ر
مرقع ثنائی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا وہ پرچہ اخبار جس میں امرتسری نے مباہلہ سے انکار کیا تھا۔	۴ر	۲ر
فیصلہ خدائی امرتسری کے مسلمات پر خدا نے **بر مسلمات ثنائی** جو آخری فیصلہ فرمایا کہ ثناء اللہ کو زندہ رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کر دیا۔ اس کی مکمل بحث اور اس کے ساتھ حضرت اقدس کے اصلی خط کا عکس اتار کر شامل کیا گیا ہے۔ نایاب۔	۴ر	۲ر
چودھویں صدی کا یہودی مولوی ثناء اللہ نے ایک رسالہ چودھویں صدی کا مسیح شائع کیا تھا۔ اس کے مقابلہ میں یہ رسالہ امرتسری کی شان میں لکھا گیا۔	۳ر	۱۰ر
بحر حقیقت محمد علی مونگیری علیہ ما علیہ کے مریدوں کے ایک رسالہ کا جو حضرت اقدس کے خلاف شائع ہوا تھا تحقیقی جواب	۴ر	۱۰ر
تنقید صحیح فرقہ بابیہ نے ایک رسالہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھ کر یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی تھی۔ کہ مہدی و مسیح دو وجود ہیں۔ ایک علی محمد باب دوسرا بہاء اللہ۔ اس کے جواب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ دمشق نے یہ لاجواب رسالہ لکھا ہے جس کی تردید بابیوں سے نہ ہو سکی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ نیز بابی مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کیلئے یہ رسالہ عجیب ہے۔	۸ر	۳ر
تارپیڈو چھوت چھات کے متعلق یہ وہ رسالہ ہے جس نے پنجاب میں اس قدر مقبولیت حاصل کی کہ اب چوتھی دفعہ طبع کرایا گیا ہے۔ ہر مسلمان کے ہاتھ میں یہ رسالہ ہونا ضروری ہے۔	۰۲ر	۰۱ر
ویدک توحید کا آئینہ دیکھنے کے قابل ہے رد آریہ سماج کے لئے۔	۲ر	۱ر
دہرمپال کا کچا چٹھا قابل دید ہے۔	۱ر	۰ر
اظہار الحق ایک احمدی لڑکے کا نکاح ایک غیر احمدی عورت سے ہوا تھا۔ اس کا مقدمہ لمبے عرصہ تک ریاست بہاولپور میں رہا ہے۔ اس مقدمہ میں جو تحریری بیان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے احمدیوں کے مسلمان ہونے کا اور مخالف فریق کے پیش کردہ وجوہات کفر کی تردید کا مکمل طور پر عدالت میں پیش کیا گیا ہے اس نام سے شائع ہوا ہے۔ ہر احمدی کے مطالعہ کے قابل ہے۔	۱۲ر	۸ر
فتنہ احرار اور گورنمنٹ احرار اور گورنمنٹ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چار تاریخی خطبے جو حضور نے اول اول فرمائے تھے۔ معہ واقعات احراری کانفرنس قادیان۔	۴ر	۱ر

ملنے کا پتہ

مینیجر اخبار فاروق قادیان
ضلع گورداسپور پنجاب

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میر قاسم علی پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)